(۱۰) ممدوح کتنا بلند مرتبہ ہے جس کی تعریف بیان کرنے میں میرے الفاظ اس طرح ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے لگے جس طرح عرب لوگ اپنے نسب کی عظمت کو بیان کرتے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۱) میری سمجھ میں لفظ احمد کے سوا کوئی دوسرا لفظ نہیں آ رہا ہے جس کے ذریعہ میں بڑی مدح کی کوشش کر سکوں، اس لئے مجھے اس کوتاہی میں معذور سمجھئے اور عاجز رہ کر بیٹھ جانے کی زحمت نہ دیجئے۔

(۱۲) اس لئے نہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جنکی ہمتیں شعر گوئی کے ذریعہ بادشاہوں کے دربار تک رسائی پا جاتی ہیں اور نہ مجھ میں اس عربی نوجوان کے تعریف کی ہمت ہے۔

(۱۳) لیکن اے عباس تمہاری تخت نشینی کی خوشی نے مجھے مدح سرائی پر مجبور کیا اور میری حالت اس بلبل خوش بیان کی طرح ہو گئی جس کے ذریعہ نغمہ کی آواز کو چودھویں رات کی چاندنی سے آزاد کر دیا ہو۔

(۱۴) تخت نشینی کی خوشی ایسی خوشی ہے جس نے اس قوم کو ایک ایسی خوشی کے دن کی یاد دلائی جو زمانوں اور سالوں میں بڑی مشکل سے نصیب ہوتی ہے۔

(۱۵) یہ وہ جشن ہے جس کی ابتدا بھی مبارک ہے اور اپنے اندر برکتیں لئے ہوئے ہے اور جس کی انتہا بھی نیک بختی لئے ہوئے ہے اور اس تخت نشینی کے دور میں زندگی ایسی پر مسرت اور پاکیزہ ہے جس میں کدورت و گندگی کا نام و نشان نہیں۔

(۱۶) اس لئے ایسے امیر کے تخت نشین ہو جانے پر عرش بھی خوشی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ملک بھی فرط نشاط میں اترا رہا ہے اور مخلوق بھی نعمتوں سے مالا مال ہے اور حوادث دہر خوف زدہ ہیں۔

(۱۷) بادشاہ کرسی سلطنت پر جلوہ افروز ہے جس کی حفاظت خدا کی نگاہ کر رہی ہے اور جس کی نگہبانی میں شہاب ثاقب کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔

(۱۸) وہ امیر حلم و بردباری کے زیور سے آراستہ ہے اور عدالت و انصاف ہی اس کا قبلہ ہے اور سعادت و نیک بختی اس کی نگاہ ہے اور مخلوق کی تکلیف کا مداوا اور علاج ہے۔

(۱۹) خدا کی مشیئت و ارادہ اور اس کی قدرت عباس کے سلسلہ میں آباء و اجداد سے مقرر ہو چکی ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی جو اس کے بعد امیر بن کر آتے رہیں گے۔